ادارہ

دارالعلوم حقانیہ کی امداد پر سابق صدر زرداری اور وفاقی وزیر اطلاعات کے بیان پر تبصرہ

دارالعلوم حقانیہ کے حوالے سے صوبائی حکومت کی امداد پر سیکولر اور لبرل حضرات نے آسمان سر پر اٹھا لیا گمران کے ساتھ سابق صدر آصف علی زرداری اور وفاقی وزیر اطلاعات پرویز رشید نے بھی ہرزہ سرائی کی اور دارالعلوم حقانیہ کی طویل علمی، اصلاحی اور پرامن جدوجہد پر انگلیاں اٹھائیں تو حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے میڈیا میں تمام حضرات کا منہ توڑ جواب دیا جس کا خلاصہ شامل اشاعت ہے۔(ادارہ)

---

۲۹ جون (اکوڑہ خٹک) دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم اور جمعیۃ علماء اسلام کے سربراہ مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے کہا ہے کہ دارالعلوم حقانیہ کو مجوزہ تیس کروڑ امداد پر طوفان برپا کرنے والے اس حقیقت کو بھول چکے ہیں کہ ہم تقریباً چالیس سالہ پارلیمانی زندگی میں اس حلقہ میں کروڑوں روپے نہیں بلکہ اربوں روپے ترقیاتی کاموں پر خرچ کر چکے ہیں، مولانا سمیع الحق صاحب یہاں اپنی رہائش گاہ پر آئے ہوئے بعض وفود سے بات چیت کر رہے تھے، مولانا مدظلہ نے کہا کہ حقیقت سے بے خبر لوگ ایسا سمجھ رہے ہیں کہ دارالعلوم حقانیہ اور اس کی منتظمین کسی خلا سے پیراشوٹ کے ذریعہ سے اتر آئے ہیں اور ان کا کام ہی دہشت گردی ہے۔مولانا سمیع الحق مدظلہ نے کہا کہ میرے والد ماجد شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مرحوم اپنے وقت کے نہایت بااثر سیاسی اور سرکاری شخصیات کو قومی اسمبلی کے انتخابات میں تین دفعہ شکست دے کر ہیٹ ٹرک بنا چکے ہیں۔۱۹۷۰ء سے ۱۹۸۸ء اپنی وفات تک اٹھارہ سال اس سینکڑوں دیہات پر مشتمل حلقہ قومی اسمبلی این اے 5-6 کے ترقیاتی اور فلاحی سکیموں پر اپنا فنڈ خرچ کرتے رہے۔ 1985ء میں میں سینٹ کا ممبر منتخب ہوا اور 2008ء تک مسلسل تیئس سال ہیٹ ٹرک بناتے ہوئے سینٹ میں رہا، اسی طرح 2003ء کے انتخابات میں میرا بیٹا

مولانا حامد الحق حقانی جنرل نصیر اللہ بابر جیسے طاقتور شخصیت کو شکست دے کر ایم این اے منتخب ہوا اور پانچ سال ممبر رہا۔ تین نسلوں کی یہ مجموعی پارلیمانی مدت تقریباً چالیس سال بنتی ہے، جس میں تینوں کے پارلیمانی ترقیاتی فنڈ کروڑوں سے متجاوز ہوئے ہیں، اگر ہم چاہتے تو یہ فنڈ دارالعلوم کے بنیادی ضروریات اور تعمیرات میں خرچ کر سکتے تھے، جو طلبہ کے بنیادی ضروریات کو صدقات، زکوٰۃ کے قلیل امداد سے پورے ہوتے رہے، مگر ہم نے ضلع پشاور اور نوشہرہ میں کئی نئے سکولز قائم کئے، درجنوں سکولوں کو اپ گریڈ کیا اور اکثر سکولوں میں عمارتی توسیع کروائی، پس ماندہ علاقہ نظام پور میں پہلی بار مولانا عبدالحق کے نام سے ڈگری کالج قائم کرایا، سینکڑوں سکولوں کو بجلی اور پنکھے فراہم کئے، اکثر دور افتادہ علاقوں میں ٹرانسفر لگوائے، سڑکوں کی مرمت کا جال بچھایا، رسالپور چھاؤنی، نوشہرہ کلاں امان گڑھ بیجی چراٹ، اکبر پورہ علاقہ خوڑہ نظام پور میں ترقیاتی کاموں کو جال بچھایا۔آج اگر اسی علاقہ کے ایک ایم پی اے نے جامعہ حقانیہ کے ہاں سیکنڈری سکول کو ڈگری کالج بنانے، بوسیدہ اور تنگ کلاسوں کی جدید عمارت کی توسیع، لیبارٹریز اور آبنوشی، آب رسائی کی سکیموں کے لئے تیس کروڑ رقم بھی مختص کئے جو درحقیقت اونٹ کے منہ میں زیرہ ہے۔ دارالعلوم کو دہشت گردی سے جوڑنے والے یہ نہیں جانتے کہ یہ واحد ادارہ ہے جس کے مہتمم اور منتظمین تقریباً نصف صدی سے ملک میں ترویج شریعت اور فلاحی کاموں کیلئے پرامن پارلیمانی جمہوری جدوجہد میں لگے ہوئے ہیں، انصاف کا تقاضا یہ ہے کہ اربوں روپے خرچ کرنے والے خاندان کے ادارہ سے موجودہ حکومتیں اربوں روپوں کا تعاون کریں تو اس کا حق ادا نہیں ہو سکے گا، مولانا مدظلہ نے سابق صدر آصف زرداری کے ریمارکس پر تبصرہ کا حق محفوظ رکھتے ہوئے کہا کہ اگر ان لوگوں نے دوبارہ لب کشائی کی تو بعض سربستہ رازوں کے پردہ ہٹنے سے انہیں اپنے مغربی آقاؤں کی سرپرستی سے بھی محروم ہونا پڑ جائے گا۔ جہاں تک مدارس دینیہ کو جہالت کی فیکٹریاں کہنے والے جاہل مطلق وزیر اطلاعات کا تعلق ہے اس کیلئے ۱۹۷۷ء کے انتخابات میں اپنے وقت کے ولی کامل مولانا عبدالحق کے الیکشن میں شرمناک کردار سے پردہ ہٹانا کافی ہوگا جو تاریخ کا ایک حصہ اور وزیر موصوف کے کردار پر نہ مٹنے والا دھبہ بن جائے گا۔